السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سے لوگ جب کسی عادت یا شریعت کے خلاف کوئی کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ''حرام'' کالفظ استعمال کرتے ہیں ،کیا اس لفظ کے استعمال کو وجہ سے گناہ گا یا اس کا کوئی مواخذہ نہیں ہوگا ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لوگ جس کو حرام کہتے ہیں اس کا تعلق یا توان امور میں سے ہوگا ،جن کو اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے ، مثلاً ''حرام ہے کہ یہ شخص زنا کرے '' یا ''حرام ہے کہ زبان جھوٹ بولے ''توان کاموں کے لیے حرم کالفظ استعمال کرنا صحیح اور شریعت کے مطابق ہے اوراگر کوئی چیز شریعت میں حرام نہ ہو تو اسے حرام قرار دینا اوراس کے لیے حرام کا لفظ استعمال کرنا شریعت کے مطابق ہے اوراگر کوئی چیز شریعت میں حرام نہ ہو تو اس حرام قرار دینا اوراس کے لیے حرام کا لفظ استعمال کرنا جائز نہیں ہے ۔ کیونکہ اس چیز سے اسے حرام قراردینے کا شبہ ہوتا ہے ،جسے اللہ تعالی نے حلال قرار دیا ہویا اس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کو قضاء وقدر سے روک دیا ہے کیونکہ حرمت سے ان کا مقصود حرمت قدری ہوتی ہے کیونکہ حرمت قدری بھی ہوسکتی ہے اور شرعی بھی کہ جس چیز کا تعلق اللہ تعالی کے فضل سے ہوگا اس کی حرمت قدری ہوگی اور جس کا تعلق اس کی شریعت سے ہوگا ، اس کی حرمت شرعی ہوگی ، لہذا اگر ان لوگوں کا مقصود شرعی طور پر حرام کردہ امر نہ ہو تو انہیں اس لفظ کے استعمال سے روکا جائے کیونکہ حرمت قدری کا تعلق اس سے نہیں بلکہ اس کا اللہ تعالی سے تعلق ہے ۔ اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے ،جسے پیدا کرنا چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے اور جسے روک دینا چاہے ، اسے وہ روک دیتا ہے ، لہذا میری رائے میں اس کلمہ کے استعمال سے انہیں پرہیز کرنا چاہیے خواہ ان کا مقصد صحیح ہی کیونکہ نہ ہو مثلاً وہ یہ کہنا چاہتے ہوں کہ بعید ہے کہ یہ واقع ہو یا یہ بات بعید ہے کہ ایسے نہ ہو ۔ بہر حال میری رائے میں اس لفظ کے استعمال میں بہت احتیاط کرنی چاہیے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

# ج4ص501

### محدث فتویٰ